بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم ہفتہ

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۷ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۳۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ فروری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ تاحال نزلہ زکام کھانسی اور گلہ میں شدید درد کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۶ تبلیغ ۔ کل دوپہر سے لے کر آج نماز جمعہ تک یہاں پر کبھی ہلکی اور کبھی خاصی تیز بارش کا سلسلہ جاری رہا مگر اس کے باوجود مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور حضور نے نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر بھی جمع کرکے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بارش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اسلام نے ہمیں جو سہولتیں دی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسے موسم میں نماز جمعہ کی بجائے اپنی قریبی مسجد میں جا کر نماز ظہر ادا کرنے کی اجازت ہے یہی وجہ ہے کہ آج یہاں پر عام دنوں کی نسبت حاضری آٹھواں یا دسواں حصہ ہی ہے مگر جو دوست آج یہاں نہیں آسکے تواب کے لحاظ سے انہیں بھی کوئی نقصان نہیں رہا کیونکہ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنا خدا کے فضل پر منحصر ہے نہ کہ انسانی اعمال کا نتیجہ۔

(باقی صفحہ پر)

یوم مصلح موعود

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۰ تبلیغ (فروری) کو پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جلسے منعقد کریں۔ اگر اس دن جلسہ منعقد کرنے میں کوئی دقت ہو تو اپنے حالات کے لحاظ سے کسی اور قریب کی تاریخ میں منعقد کر سکتے ہیں۔ ان جلسوں میں اس عظیم الشان نشان کی تفصیلات سے احباب کو آگاہ کریں۔ ان جلسوں کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

بحرِ عرفان کے موتی ۔ جوامع الکلم، جواہر الکلام

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری دُنیا کیلئے خدا تعالیٰ کے رسول ہیں

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم بھی تمام آسمانی کتب کا جامع اور تمام نوعِ انسانی کے لئے بھیجا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف ۱۵۸)

ترجمہ:۔ کہو (کہ) اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ (تعالیٰ) کا رسول ہوں ؀

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ (بخاری)

ترجمہ:۔ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ سے اللہ کفر کو مٹاتا ہے ؀

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باعلامِ الٰہی سب کو مخاطب کرکے فرمایا یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (پ ۹) اس لئے ضروری تھا کہ قرآن شریف ان تعلیمات کا جامع ہوتا جو وقتاً فوقتاً جاری رہ چکی تھیں اور ان تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا جو آسمان سے مختلف اوقات میں مختلف نبیوں کے ذریعہ سے زمین کے باشندوں کو پہنچائی گئی تھیں۔ قرآن کریم کے مدِنظر تمام نوعِ انسان تھا نہ کوئی خاص قوم اور ملک اور زمانہ۔ اور انجیل کے مدِنظر (صرف) ایک خاص قوم تھی اسی لئے مسیح علیہ السلام نے بار بار کہا کہ "میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں آیا ہوں۔" "

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸۶)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دارالصدر جنوبی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۱۷ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ایک درخشندہ ثبوت

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس دنیا میں یہی ہوتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی مامور مبعوث فرمایا ہے تو ابتداء میں بہت تھوڑے لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو وہ جوہر قابل ہونے کے باوصف دنیوی لحاظ سے بالعموم ہوتے بھی ہیں بہت غریب اور کمزور و بے بضاعت۔ قوم کی بہت غالب اکثریت ان کے خلاف اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور انہیں مٹا ڈالنے پر تل جاتی ہے۔ انہیں اپنی قوت و طاقت اور عددی اکثریت پر بہت گھمنڈ ہوتا ہے اور وہ بار بار یہ کہتے ہیں کہ اس مدعیٔ رسالت اور اس کے قلیل التعداد اور کمزور و بے بضاعت ساتھیوں کی ہمارے مقابلے میں حیثیت ہی کیا ہے۔ وہ نہایت حقارت آمیز لہجے میں یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ:۔

"إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ۝ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ۝ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ۝"

(الشعراء آیات ۵۵ تا ۵۷)

ترجمہ:۔ یہ (مامور من اللہ پر ایمان لانے والے) تو محض مٹھی بھر لوگ ہیں۔ اس پر بھی وہ ہمیں (خدا کی طرف بلا بلا کر) غصہ دلا رہے ہیں۔ اور (ان کے بالمقابل) ہم ایک (بڑی) جماعت ہیں اور ہیں بھی بہت ہوشیار (و چالاک)

اس لئے یہ ہمارے مقابلہ میں کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ کامیاب ہم ہی ہوں گے اور یہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ اپنی قوت و طاقت اور اکثریت کے اس گھمنڈ میں وہ یہ نعرہ بلند کرکے مٹھی بھر حق پرستوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے کہ:

"إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۝" (الشعراء آیت ۴۵)

یقیناً ہم ضرور غالب آئیں گے۔

اگر محض دنیوی نقطۂ نگاہ اور مادی اسباب کی رو سے دیکھا جائے تو ان کا یہ گھمنڈ اور ان کی یہ تعلّیاں ظاہری لحاظ سے کچھ زیادہ غلط نہیں ہوتیں۔ اگر فیصلہ صرف عقل پر ہی چھوڑ دیا جائے تو وہ یہی کہتی ہے کہ فی الاصل رائی اور پہاڑ کے اس بے جوڑ مقابلہ میں غلبہ انہی کو حاصل ہونا چاہیئے جو طاقت و قوت اور تعداد میں زیادہ ہیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا مامور من اللہ پر ایمان لانے والے اپنے ان مٹھی بھر بندوں کو (جنہیں طاقت ور اکثریت بے پناہ مظالم کا تختۂ مشق بنا رہی ہوتی ہے) رفتہ رفتہ تعداد میں بڑھا کر بالآخر انہیں معجزانہ طور پر غالب کر دکھاتا ہے۔ اس معجزانہ غلبہ سے قبل جس زمانہ میں اُن کے طاقتور مخالف انہیں ڈرا دھمکا رہے ہوتے اور اپنی متوقع کامیابی کے بارہ میں تعلّی آمیز دعوے کر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ مخالفین حق کے خدائی تقدیر سے ٹکرانے والے بلند بانگ دعووں کا حقیقت سے عاری ہونا واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝"

(الانبیاء آیت: ۴۵)

ترجمہ:۔ پس کیا یہ (طاقتور مخالفین حق) نہیں دیکھتے کہ ہم ان کی زمین کی طرف بڑھے رہے ہیں اور کناروں کی طرف سے اس کو چھوٹا کرتے جا رہے ہیں (یعنی آہستہ آہستہ وہ اور ان کی اولادیں حق کو قبول کرتی جا رہی ہیں) تو کیا (اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ) وہ غالب آئیں گے؟ (مراد یہ کہ غالب نہیں آسکتے۔)

چنانچہ جب سرور کائنات، فخر موجودات، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ ظہور میں آئی تو آپ کو بھی بعینہٖ وہی حالات پیش آئے جن سے قبل ازیں ہر مامور من اللہ کو دوچار ہونا پڑا تھا۔ مٹھی بھر نیک فطرت انسانوں کے سوا قوم کی غالب اکثریت نے نہ صرف یہ کہ آپ کے دعویٰ ماموریت کو قبول نہیں کیا بلکہ قوت و طاقت اور کثرتِ تعداد پر گھمنڈ کرتے ہوئے یہ دعوے بھی باندھے کہ چونکہ اکثریت ان کے ساتھ ہے اور قوت و طاقت کے بل پر وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں اس لئے کامیاب وہ خود ہوں گے اور چونکہ مسلمان تعداد میں اس قدر تھوڑے ہیں کہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اور بے حد کمزور اور بے بضاعت ہیں اس لئے ان کے دین کو کبھی اور کسی حال میں بھی غلبہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس صورتِ حال کا قرآن مجید میں تفصیل سے ذکر کرکے کفار مکہ کو یہ باور کرایا کہ اس میں شک نہیں کہ فی زمانہ وہ طاقتور اور تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور ان کے مقابلہ میں مسلمان بہت کمزور اور قلیل التعداد ہیں لیکن آنے والا وقت بتائے گا کہ فی الاصل کون کمزور اور تعداد میں کم ہے۔ چنانچہ اس وقت کی صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۝"

(الجن آیات ۲۰ تا ۲۵)

ترجمہ:۔ (حالت یہ ہے کہ) جب اللہ کا بندہ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس (یعنی خدا) کی طرف بلانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ (مکہ کے) لوگ اس پر جھپٹ کر آگرتے ہیں۔ (اے رسول!) تو کہہ دے کہ میں تو صرف اپنے رب کو بلاتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک مقرر نہیں کرتا۔ اور یہ بھی کہہ دے کہ تم کو کسی قسم کا ضرر پہنچانے یا ہدایت دینے کی مجھ میں طاقت نہیں (بلکہ یہ بھی کہہ دے) (کہ اللہ مجھ پر عذاب نازل کرے تو) اللہ کے عذاب سے مجھے بچانے والا کوئی نہیں اور اس کو چھوڑ کر میں کوئی ٹھکانہ نہیں پاتا۔ میرا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ کی بات اور اس کا پیغام (لوگوں تک) پہنچا دوں۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی بات نہیں مانتے ان کو دوزخ ملتی ہے اور وہ اس میں دیر تک رہتے چلے جائیں گے۔ ہاں جب بالآخر وہ موعودہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو جان لیں گے کہ (دونوں میں سے) مددگار کے لحاظ سے کون کمزور ہے اور تعداد کے لحاظ سے کون تھوڑا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ طاقت اور کثرت کے بارہ میں کفارِ مکہ کا گھمنڈ خاک میں مل جائے گا کیونکہ مسلمان جو آج کمزور اور سراسر بے بضاعت ہیں۔ اشاعتِ حق کے نتیجہ میں بالآخر غالب اکثریت میں ہو جائیں گے اور کفار مکہ کی کوئی حیثیت باقی نہ رہے گی۔ اس وقت انہیں پتہ چلے گا کہ وہ خود تو اپنی کثرت کے باوجود تھوڑے رہ گئے ہیں جبکہ مسلمان جو پہلے قوت اور تعداد میں بہت کم اور تھوڑے تھے اب بہت زیادہ ہو گئے ہیں اور طاقت میں بھی ان کا جواب نہیں ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کے معاً بعد یہی کچھ ہوا۔ خدا تعالیٰ نے بڑوں کو چھوٹا اور چھوٹوں کو بڑا بنا دیا۔

حقیقت یہی ہے کہ مخالفین حق کا اپنی قوت اور تعداد پر گھمنڈ اور ظلم مٹ کر رہتا ہے اور بالآخر خود ان کے دین حق میں فوج در فوج داخل ہونے کے نتیجہ میں حق پرستوں کی کمزوری اور قلّت طاقت اور کثرت میں بدل کر رہتی ہے۔ یہ انقلاب عظیم خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے خود برپا کرکے اپنی خدائی کا آپ ثبوت دیتا ہے ؎

"قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدِ حاضر اور فیضانِ نبوّتِ محمّدیہ

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربّی سلسلہ احمدیہ

جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو پہلے اجلاس میں "عہد حاضر اور فیضانِ نبوت محمدیہ" کے عنوان پر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا مکمل متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

عہدِ حاضر اور فیضانِ نبوت محمدیہ کے عنوان کے تحت میں سب سے پہلے تو انشاء اللہ عہدِ حاضر یعنی اس زمانے اور اس دور کے بارے میں کچھ عرض کروں گا۔ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ اور پھر بس ذکر میں اس دور میں خاص طور پر فیضانِ نبوتِ محمدیہ کے اثرات ظاہر ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ ان پر کسی حد تک روشنی ڈالوں گا وباللہ التوفیق وھو المستعان۔

حضرات! عہدِ حاضر یعنی ہمارا یہ زمانہ فی الحقیقت بے حد اہم اور نازک زمانہ ہے۔ اس کی اہمیت اور نزاکت کا اندازہ آپ اسی سے لگا سکتے ہیں کہ اس کے بارے میں بہت پہلے سے الٰہی نوشتوں میں اس قدر تفصیلات بیان کی گئی ہیں کہ بلاشبہ اس کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔

تمام مذاہب کی کتب میں اسی دور کو چودھویں صدی کا زمانہ ہے۔ قربِ قیامت کا یا آخری زمانہ کہا گیا ہے۔ اس میں جہاں ایک طرف غیر معمولی تاریکیوں بھیانک فتنوں اور باطل کی ہولناک چیرہ دستیوں کا ذکر ہے وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اسی عہد میں بالآخر نور بھی پھیلے گا۔ امن بھی قائم ہوگا۔ اور حق بھی غالب آکر رہے گا۔

گویا یہ زمانہ اس اندھیری رات کی طرح ہے۔ جس کے پردے میں طلوعِ فجر اور نورِ سحر کا انتظار اور امید بھی تہہ در تہہ لپٹی ہوئی ہے۔

قرآن کریم اور حدیث پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس عہد میں کہیں دجال کے فتنے کو دنیا کا سب سے بڑا فتنہ کہہ کر ہمیں اس سے ہوشیار کیا گیا ہے۔ تو کہیں یاجوج اور ماجوج کے ظہور کی پیشگوئی ہے۔ کہیں مادیت اور دہریت کے غلبہ کا ذکر ہے۔ تو کہیں الحاد اور لادینیت کے تسلط کا بیان ہے کسی جگہ مذہب سے دوری اور دنیا پرستی کا تذکرہ ہے تو کسی جگہ خود اسلام کی حقیقت کے اٹھ جانے اور مسلمانوں میں تفرقہ و انتشار پیدا ہو جانے کی اندوہناک تفصیل ہے۔

چھوٹے سے چھوٹے تغیر سے لے کر بڑے سے بڑے عالمی انقلاب تک، جو کا فرد کی انفرادی زندگی سے لے کر قوموں اور ملکوں کی اجتماعی حیات تک کے ساتھ تعلق اور واسطہ ہے۔ خواہ وہ سائنسی انکشافات ہوں یا فلسفیانہ نظریات جغرافیائی تبدیلیاں ہوں یا تہذیب و تمدن کے اثرات۔ ان سب کا ایسا مفصل اور واضح نقشہ کھینچ دیا گیا ہے کہ ہم اسے دیکھ کر جہاں حیران و ششدر رہ جاتے ہیں وہاں خدائے قادر و توانا کے عالم الغیب ہونے اور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے پر بھی ہمارا ایمان اور ایقان بڑھ جاتا ہے۔

پھر ہمارا یہ زمانہ اس لحاظ سے بھی بہت اہم ہے کہ جہاں اس زمانے کے بارے میں غیر معمولی مفاسد کی خبریں تھیں۔ وہیں ان کے ازالہ و تدارک کے لئے ہمارے سید و مولا۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کی عظیم الشان خوشخبری بھی تھی اور دنیا کو یہ مژدہ سنا دیا گیا تھا کہ مفاسد کی پیشین خبریوں کو سن کر مایوس مت ہو بلکہ خوش ہو جاؤ اور خوشی سے اچھلو کہ جس طرح خدا رب العالمین ہے۔ تمہارا رسول بھی رحمۃ للعالمین ہے۔ اس کا فیضان پہلے کی طرح ایک بار پھر ایک عظیم شان کے ساتھ جوش میں آئے گا۔ اور اس کی قوتِ قدسیہ اس دور میں بھی اپنی خاص تجلیات کا بڑھ چڑھ کر اظہار کرے گی۔ گویا جس طرح اس نے اپنی پہلی بعثت کے وقت عرب کے بت پرست بیابان کو توحید کے چمنستان میں بدل دیا تھا اور امیوں اور شتربانوں کو دنیا کا استاد اور جہانبان اور خدائے واحد کا پرستار اور رہنما بنا دیا تھا۔ وہ تاریکی کے اس دور میں بھی جبکہ ضلالت اور گمراہی عالمگیر شکل اختیار کرلے گی۔ اس تمام صورتِ حال کو بدل کر ساری دنیا میں ایک عظیم الشان اخلاقی اور روحانی انقلاب پیدا کر دے گا اور مخلوق ایک بار پھر اپنے خالق کے آستانہ پر جھک جائے گی۔ اور اس کی رضا اور اس کے فضلوں کی وارث بن جائے گی۔

معزز سامعین! عہدِ حاضر کے بارے میں بیان کردہ یہ دونوں پہلو اپنی پوری شان کے ساتھ پورے ہوئے اور ہمارے اس دور کی اہمیت کو دوبالا کر گئے ضلالت آئی اور پورے زور کے ساتھ آئی۔ جیسا کہ کہا گیا تھا دہریت اور الحاد کا غلبہ ہوا۔ شرک اور نصرانیت نے پنجے گاڑ لئے۔ یاجوج اور ماجوج کے لشکر کھل گئے۔ اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا۔ اور قرآن کے صرف حروف اور مسجدیں بظاہر آباد اور عالی شان۔ لیکن ہدایت سے یکسر خالی۔ مسلمان کہلانے کو تو خیر امت لیکن عملی طور پر ہیچ۔ یہودیوں کے ساتھ ایسی مشابہت اور مماثلت کہ جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے مماثل بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

علماء جن سے اصلاح کی توقع اور امید تھی ان کی حالت سب سے خراب ہے۔ تمام فتنوں کے منبع اور مرجع۔ امت انتشار کا شکار۔ عقائد بگڑ گئے۔ اعمال خراب ہو گئے۔ ایمان اٹھ گیا۔ کذب پھیل گیا اور حق جاتا رہا۔

اعتراف و اقرار دیکھنا ہے تو حالی کی مسدس۔ اقبال کا جواب شکوہ۔ اور ابو الکلام کا تذکرہ پڑھ لیجئے۔ نہیں تو سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی یہ تحریر ہی کافی ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"جس قوم کا نام مسلمان ہے وہ ہر قسم کے رطب و یابس سے بھری پڑی ہے۔ کیریکٹر کے اعتبار سے جتنے ٹائپ کافروں کے پائے جاتے ہیں اتنے ہی اس قوم میں بھی موجود ہیں۔ عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دینے والے جس قدر کافر قومیں فراہم کرتی ہیں۔ غالباً اسی تناسب سے یہ بھی فراہم کرتی ہے۔ رشوت۔ چوری۔ زنا۔ جھوٹ اور دوسرے تمام رذائلِ اخلاق میں یہ کفار سے کچھ کم نہیں"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۱۶۶)

الغرض! عہدِ حاضر کے بارے میں زبانِ حق ترجمان صلے اللہ علیہ وسلم کی کہی ہوئی ایک ایک بات پوری ہوئی۔

احباب کرام! عہدِ حاضر کا یہ وہ رخ ہے۔ جو گویا تاریکی اور گمراہی اور بے راہ روی کا اندوہناک منظر پیش کرتا ہے۔ ایسے طبعاً زمانے کو روشنی اور ہدایت کی ضرورت تھی ربوبیت خداوندی اور فیضانِ محمدی کا تقاضا بھی یہی تھا کہ تاریکی چھٹ جائے۔ اور انوارِ محمدی تمام عالم پر محیط ہونا شروع ہو جائیں۔ تا دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ اسلام کا خدا سب جہانوں کا رب۔ اسلام کی کتاب سب جہانوں کے لئے نصیحت۔ اور اسلام کا رسول سب جہانوں کے لئے رحمت ہے۔

پیشگوئیاں نہ بھی ہوتیں بروزی رنگ میں بعثتِ ثانیہ محمدیہ کا وعدہ نہ بھی ہوتا۔ پھر بھی زمانہ اپنی جھولی پھیلائے ہوئے تھا وہ ضرورت مند تھا وہ محتاج تھا۔ وہ طلبگار تھا۔ وہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اقبال کے دل میں بھی ٹیس اٹھی تو یہ کہہ گئے

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

ابنِ مریم اور ابراہیم ہی نہیں زمانے کا ہمہ گیر اور عالمگیر فساد خود محمد جیسے صاحب عزم اور سید کونین کا محتاج ہے۔ اور اسی کے فیضان کا منتظر تھا۔ یعنی انہیں صرف زمانے کی ضرورت ہی اس کی داعی نہ تھی بلکہ جس طرح اندھیروں کی خبر دی گئی تھی اسی سے کہیں بڑھ کر روشنی اور ہدایت کی بشارتیں بھی تھیں [illegible] کا فطری اور طبعی تقاضا بھی تھا کہ وہ اپنے فیض سے اس [illegible] کو بھی [illegible] تابناک کرے۔

حضرات! [illegible] ربوبیت ہی کی طرح [illegible] رسول کے فیضان کس قدر وسعت اور ہمہ گیری عطا کی تھی۔ کتنی محبت سے اسے فرمایا [illegible]

مقدر ہیں ایک امیین۔ یعنی ان لوگوں میں جو تیری حیات جسمانی میں براہ راست تجھ سے متمتع ہو رہے ہیں۔ اور ایک آخرین ہیں جو ابھی ان سے ملے نہیں۔ وہ تیری حیاتِ فیضانی سے تیرے ایک کامل بروز کے ذریعہ تجھ سے ہی فیض حاصل کرنے والے ہوں گے۔ یہی وہ کامل بروز تھا جسے مہدی کا نام بھی دیا گیا۔ جسے مسیح موعود بھی کہا گیا۔ اور جس کے لئے سب قومیں اپنی اپنی جگہ مختلف ناموں کے ساتھ منتظر اور چشم براہ تھیں۔ خدا نے اس کے دین کو سب ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ یہ مرحلہ بھی آنا تھا۔ اسے موسٰی کا مثیل بھی کہا گیا تھا۔ موسوی مسیح کی طرح محمدی مسیح کا نزول بھی ضروری تھا وہ رحمۃ للعالمین تھا۔ ضرور تھا کہ یہ دور بھی اس کی رحمت سے بطورِ خاص حصہ پاتا۔ اسے خدا نے خاتم النبیین کے ارفع و اعلیٰ اور بے نظیر مقام پر فائز کیا تھا۔ لازم تھا کہ اس کی تاثیراتِ قدسیہ اور توجہ روحانی سے اس زمانہ میں بھی ملہم ملیہ گروہ پیدا ہوتے۔ وہ شاہد تھا واجب تھا کہ اس کی گواہی اس زمانے کے لوگوں کے لئے بھی ہوتی۔ وہ سراج منیر تھا اس سے نجوم اور کواکب نے روشنی پائی۔ تو اس کے لئے چودھویں رات کا چاند بھی ضروری تھا۔ جو اس آفتاب ہدایت سے مستنیر ہو کر ظلمت کی ان سیاہ راتوں کو منور کرتا۔ ضرور تھا کہ اس کے چراغ سے کئی چراغ جلتے وہ نورٌ علیٰ نور تھا ظلمتوں اور اندھیروں کو دور کرنا اسی کا کام اور اسی کے لئے مقدر تھا۔ وہ کافۃ للناس تھا وہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کا مورد تھا وہ سب کے لئے تھا وہ اس وقت بھی تھا جبکہ آدم ابھی بین الماء والطین تھا۔ اس کی رسالت کے انوار سے کوئی زمانہ بھی محروم نہ رہ سکتا تھا۔ چہ جائیکہ ہمارا یہ دور۔ وہ سب جہانوں کے لئے بشیر اور نذیر تھا۔ یہ زمانہ بھی اس کے انذار و تبشیر کا بدرجہ اولیٰ مستحق تھا۔ اسے کامل اور مکمل شریعت دی گئی تھی۔ اور اس کی دائمی حفاظت کے لئے بعثتِ مجددین کا خدائی وعدہ بھی اس کے ساتھ تھا تکمیلِ ہدایت تو ہو چکی تھی۔ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا ہونا بھی لازم تھا۔ اس پر اس کے خدا کا فضلِ عظیم تھا۔ وہ خیر الرسل اور سید الانبیاء اور سید الاولین والآخرین ان مقاصد کا علاج بھی صرف اسی کے پاس تھا وہ مسیحا تھا۔ خدا کے ایک [illegible] یہ مرحلہ دیکھتے اور اس کی تعریف کے گیت گاتے رہے۔ ضرور تھا کہ اس کے مراتب عالیہ اور محاسن جلیلہ اور قوتِ قدسیہ کو دیکھ کر یہ زمانہ بھی اس کی حمد کے نغمے الاپتا اور اس پر درود بھیجتا۔ اور اس کے مقامِ محمود کا اعتراف کرتا اس کے اسم محمدؐ کی جلالی تجلیات دنیا ایک دفعہ دیکھ چکی تھی تو اس کے نام احمدؐ کی جمالی تجلیات کا ظہور بھی ہونا تھا۔ وہ رؤوف اور رحیم اور محسنِ اعظم تھا۔ اس کی رافت اور رحمت کا ظہور اور اس کی شفقتوں اور اس کے احسانوں کا صدور اس زمانے کے لئے بھی مقدر تھا۔ وہ صاحب کوثر تھا کیسے ممکن تھا کہ ہم تشنہ لب رہ جاتے۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ کے مطابق اسے صحابہؓ جیسی وفادار اور جاں نثار جماعت ملی تو ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ کی پیشخبری بھی اس کے لئے تھی۔ خدا نے اسے وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی کی ایک مستقل اور عظیم الشان بشارت دے رکھی تھی۔ ضرور تھا کہ اس کی ہر آنے والی گھڑی پہلے سے بہتر اور مبارک ہوتی۔ تخلیقِ کائنات کی علتِ غائی اسی کا وجود تھا۔ اسی کی حیات سے سب کو حیات ملتی ہے۔ عہدِ حاضر کی مردہ رگوں میں بھی خون اسی کے فیض سے دوڑ سکتا تھا۔

اس کی یہ سب شانیں یہ سب تجلیات اور یہ سب تاثیرات خود اپنی جگہ متقاضی تھیں کہ عہدِ حاضر کے فتنوں کا علاج بھی وہی فرماتا۔ اور اسی کے فیوض و انوار سے ساری دنیا مستفیض ہوتی۔ اور جس دین اور جس تعلیم کو لے کر وہ سب عالمین کی بہبود اور بہتری کے لئے خدا کی طرف سے آیا تھا۔ اس کے احیاء اس کے قیام اور اس کے عالمگیر غلبہ کے سامان ہوتے۔

الغرض عہدِ حاضر کو ہر پہلو اور ہر رخ سے دراصل اسی کی ضرورت اور اسی کے فیضان کی احتیاج تھی ؎

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

حضرات! یہ بات تو واضح ہے کہ اصالتاً رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا اس دنیا میں آنا محال ہے اس لئے قرآن کریم کی رو سے ایک دفعہ رحلت کے بعد کوئی شخص پھر واپس نہیں آسکتا۔ لہٰذا آپؐ کی ان تجلیات اور آپؐ کے ان فیوض کا ظہور کسی ایسے ہی وجود کے ذریعہ ممکن بلکہ ضروری تھا۔ جو آپ کا خادم آپ کا امتی۔ آپ کا بروز اور آپ کا ظل ہو۔ اور اسے آپ کے ساتھ وہی تعلق ہو جو ایک خادم کو اپنے آقا سے ایک تابع کو اپنے متبوع سے اور ایک محب کو اپنے محبوب سے ہوتا ہے۔ اس کے وجود میں درحقیقت اس کے آقا کے انوار جلوہ گر ہوں۔ اور اس کا آنا دراصل اس کے آقا کا ہی آنا ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا کہ آنے والے موعود میں سید المرسلین کے انوار کا انعکاس ہوگا۔ اور وہ اسم محمد کی پوری تشریح اور اسی کا دوسرا نسخہ ہوگا اور درحقیقت فیضانِ نبوت محمدیہ کے اظہار کی اکمل ترین صورت بھی یہی بنتی تھی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس مردِ خدا کے عدیم المثال فیضان اور اس کی عظیم الشان قوتِ قدسیہ کا اظہار عہدِ حاضر میں اس پاک وجود کی شکل میں ہوا جو اس کا امتی اس کا خادم اس کا روحانی فرزند اور اس زمانے کا مسیح اور مہدی ہے اور جس کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔ جس کو خود خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔

کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ
مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

اور جو خود شکر نعمت کے طور پر فرماتا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم میجر شیخ احمد علی صاحب کی یادیں

میرے تایا زاد بھائی میجر شیخ احمد علی صاحب مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۸ء کو سحری کے وقت دماغ کی نس پھٹنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موضع رحیم آباد ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ٹیکنیکل سکول انبالہ میں تین سال کورس کرنے کے بعد آرڈننس ملٹری میں بھرتی ہو گئے۔

اپنی خداداد لیاقت کی بناء پر تھوڑے ہی عرصہ میں آپ صوبیدار ہو گئے۔ چونکہ کام میں بہت ہوشیار تھے۔ اس لئے صوبیداری سے ڈائرکٹ کیپٹن کے درجہ پر پہنچ گئے۔ اور پھر کیپٹن سے میجر ہو کر جاپان و برما فرنٹ پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ دورانِ ملازمت جماعت کے مختلف کام سرانجام دیتے رہے۔ عزیزوں اور غریبوں کی بہت امداد کیا کرتے تھے۔ ملازمت کے دوران مرحوم نے نواں شہر ملتان میں اپنے والد صاحب مرحوم کے نام پر الگوھر کوٹھی تعمیر کی اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ مرحوم موضع رحیم آباد میں ۱۱ مارچ ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے تھے۔

مرحوم نہایت نیک، صالح متوکل شریف النفس۔ غریب پرور دلکش اور مسحور کن شخصیت کے مالک تھے۔ عادات و اطوار میں حلم و قناعت، متانت و سنجیدگی کا گہرا اثر لئے ہوئے تھے۔ دینی اور جماعتی امور میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۷۸ء کو ان کے لڑکے ملتان سے جنازہ لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو قبرستان عام میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ عبدالواحد صاحب سابق مبلغ ایران و جزائر فجی نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے بعد ایک بیوہ چھ لڑکیاں اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا خود کفیل ہو۔ آمین

(شیخ سبحان علی محلہ گڑھا چنیوٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا محیّر العقول کارنامہ - اشاعت اسلام

مکرم عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری - گنج مغلپورہ - لاہور

یہ ایک حقیقت ہے۔ ناقابل تردید حقیقت۔ کہ اپنے ہی نہیں اغیار بھی اس بات کے معترف ہیں کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی وہ واحد اسلامی جماعت ہے جسے اس دور کا سب سے اہم، سب سے مقدم فریضہ ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے قبل اس کے کہ ہم ان وجوہات پر روشنی ڈالیں جو جماعت احمدیہ کو اس امتیازی شرف سے بہرہ ور کرنے کا موجب ہیں۔ یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ وہ سب سے اہم اور سب سے بڑا فریضہ کیا ہے؟

یہ امر سب مسلمانوں کے نزدیک مسلّم ہے اور مختلف حلقوں کی طرف سے آئے دن اس کا اظہار ہوتا رہتا ہے کہ فی زمانہ مسلمانوں کے لئے سب سے مقدم کام تبلیغ اسلام کا کام ہے اور دنیا میں حفاظت اسلام کی حقیقی انجام دہی کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ سو بفضل اللہ تعالیٰ اس فریضہ کو منظم حیثیت میں کمال درجہ تندہی، محنت اور جانفشانی سے انجام دینے کی غیر معمولی توفیق جماعت احمدیہ کو مل رہی ہے ہر چند کہ دنیا میں اسلامی جماعتوں کی کمی نہیں ہے لیکن یہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے ہی سرفروش مبلغین ہیں جو آج دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر غیر علاقوں اور غیر قوموں تک اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ کیا افریقہ اور کیا امریکہ، ہر جگہ اور ہر مقام پر جماعت احمدیہ کے مجاہدانہ کارناموں کی بدولت تبلیغ و اشاعت اسلام کی ایک زبردست مہم جاری ہے اور دور دراز علاقوں میں بھی جہاں اسلام کا نام سننا گوارا نہ تھا آج خدائے واحد کے نام اور اس کے بھیجے ہوئے دین واحد کی منادی ہو رہی ہے اور اس شان سے ہو رہی ہے کہ وہاں کی سعید روحیں اپنے آبائی مذاہب کو خیرباد کہہ کر برابر اسلام کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں اور گواہی دے رہی ہیں کہ اسلام ہی وہ دین فطرت ہے کہ جس کے ساتھ آج پوری انسانیت کی نجات وابستہ ہے۔ یہ دنیا کبھی حقیقی امن سے [illegible]

آغوش میں آکر اطمینان کا سانس لے۔ جماعت احمدیہ یہی وہ عظیم الشان کارنامہ ہے جس نے ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے اور مختلف حلقوں میں اس کا کھلے بندوں اعتراف کیا جا رہا ہے چنانچہ سوئٹزرلینڈ کا مشہور اخبار "BER NER-TAGBLATT" اپنی ۱۱ر جون ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"اس دور میں یہ جماعت (یعنی جماعت احمدیہ) دنیا کے بہت سے حصوں میں بھی پھیل گئی ہے جہاں تک یورپ کا تعلق ہے لندن، ہیمبرگ، فرینکفورٹ، ہیگ، زیورک اور سٹاک ہالم میں اب اس جماعت کے باقاعدہ مشن قائم ہیں امریکہ کے شہروں میں سے واشنگٹن، لاس اینجلز، نیویارک، پٹس برگ اور شکاگو میں اس کی شاخیں موجود ہیں اس سے آگے گرینیڈا، ٹرینیڈاڈ اور ڈچ گی آنا میں بھی یہ لوگ مصروف کار ہیں افریقی ممالک میں سے سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، لائبیریا اور مشرقی افریقہ میں بھی ان کی خاصی جمعیت ہے مشرق وسطیٰ اور ایشیا میں سے مسقط، دمشق، بیروت، ماریشس، برطانوی شمالی بورنیو، کولمبو، رنگون، سنگاپور اور انڈونیشیا میں ان کے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں دوسری جنگ عظیم سے قبل ہی قرآن کا دنیا میں سات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب تک ڈچ، جرمن اور انگریزی میں پورے قرآن مجید کے تراجم عربی متن کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں اسی طرح [illegible] ترجمہ بھی

اس جماعت کا نصب العین بہت بلند ہے یعنی یہ کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی مذہب کا پابند بنا کر انہیں باہم متحد کر دیا جائے وہ مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے جس کے ذریعہ یہ لوگ پوری انسانیت کو اسلامی اخوت کے رشتہ میں منسلک کر کے دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم کرنا چاہتے ہیں انہیں توقع ہے کہ بالآخر تمام بنی نوع انسان اسلام کی آغوش میں آکر مسلمان ہو جائیں گے۔ یہ جماعت خود (جماعت احمدیہ) اور اس کا اپنے مولد و مسکن سے نکل کر پوری دنیا میں اس قدر مضبوطی سے پھیل جانا نوع انسان کی روحانی تاریخ کے عجیب و غریب واقعات میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ [illegible] ہے۔"

(بحوالہ "الفضل" ۲۵ فروری [illegible])

پھر یہی اخبار جماعت احمدیہ کے وسیع پیمانے پر قیام اور اس کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اسلام میں سب سے زیادہ مستعد اور جاندار وہ جدید فرقہ ہے جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اور جس نے پہلے ہی مغربی یورپ کے متعدد ممالک میں اپنی شاخیں قائم کرنے کے علاوہ وہاں متعدد مساجد بھی تعمیر کی ہیں یہ اسلامی جماعتیں (یورپ کی جماعت ہائے احمدیہ) محض فرقہ ہی نہیں یہ اپنی ذات میں ایک عالمی مذہب کے رتبے سے فعال اور مستعد تبلیغی مراکز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ لوگ اپنے ماحول اور ارد گرد کے علاقہ میں جانے جاتے ہیں اور اس حال میں جانے جاتے ہیں کہ روحانی تقدس کا ایک نورانی ہالہ ان کے

غیر متبدل انداز زیست کی دلکشی، تکلف و تصنع سے پاک ایک سادہ اسلوب کی جاذبیت، ولولہ انگیز باطنی کی حوصلہ افزائی، بھرپور ثقافتی روایات کی اثر انگیزی اور ارمند جوش و خروش کی فراوانی سے پوری طرح مزین ہوتے ہیں اور یہ سب چیزیں مل کر ان میں وہ کشش اور دلربائی پیدا کر دیتی ہیں جو بہت سے لوگوں پر جادو کا سا اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ اگرچہ بلحاظ تعداد ان کی کامیابی چنداں اہم نہیں ہے لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئیے کہ اول تو یورپ میں اسلامی مشن ابھی نوزائیدگی کی حالت میں ہے دوسرے اسلام کی اس عالمی تحریک کے قائدین اس عزم بالجزم سے مالا مال ہیں کہ وہ ان ابتدائی کامیابیوں پر کسی صورت میں بھی اکتفا نہیں کریں گے"

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء)

خود یورپ کے عیسائی اخباروں کے یہ منہ بولتے اقتباسات اس امر کی بین دلیل ہیں کہ اپنوں ہی کے لئے نہیں بلکہ اغیار کے لئے بھی اس امر کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے کہ مسلمانوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی مستعد اور فعال جماعت ہے جس نے پوری دنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ روئے زمین کے مسلمانوں میں جماعت احمدیہ کو تبلیغ اسلام کا فریضہ اس قدر عظیم الشان طریق پر انجام دینے کی توفیق کا ملنا کیونکر ممکن ہوا؟ یہ سوال دنیا کے لئے ایک زبردست اچنبھا کی حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا بھر کے مذہبی حلقے حیران ہیں کہ اس حال میں جبکہ مسلمانوں کا سواد اعظم تبلیغ کے فریضہ سے یکسر غافل ہے اس چھوٹی سی جماعت میں یہ بلا کی طاقت کہاں سے آ گئی کہ اس کے یہ پیارے سوگوار مٹھی بھر افراد روئے زمین کے کونے کونے میں پہنچ کر دنیا کے باقی مذاہب کو للکار رہے ہیں اور انہیں شکست پر شکست دے کر اسلام کو ہر جگہ زمین پر مضبوطی سے قائم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ سوال ایک عقدہ لاینحل کی حیثیت رکھتا ہے جسے حل کرنے سے وہ عاجز ہیں۔

تبلیغ اسلام کے میدان میں جماعت احمدیہ کی اس محیر العقول کامیابی اور طاقت کا راز دراصل خدا تعالیٰ کے اس آسمانی نظام میں مضمر ہے جس کے سبب وہ آج بھی پوری جماعت میں اتحاد و اتفاق اور قربانی و ایثار کی روح پھونک کر اسے بنیان مرصوص [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ انٹرمیڈیٹ

(نوائے وقت مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۷۹ء)

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد انٹرمیڈیٹ کے مختلف کورس شروع کر رہی ہے میٹرک پاس جو اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکیں ہر پاکستانی گھر بیٹھے داخلہ لے سکتا ہے انٹرمیڈیٹ سرٹیفکیٹ کے لئے چھ کورس لینے ضروری ہیں۔ ایک وقت میں ایک یا زیادہ سے زیادہ دو مکمل کورس لئے جا سکتے ہیں۔ درسی مواد ریڈیو اور T.V پروگراموں میں بھی پیش کئے جائیں گے۔ مختلف مقامات پر مطالعاتی مرکزوں سے راہنمائی حاصل ہوگی۔ معلوماتی کتابچہ اور فارم داخلہ اسلام آباد سے یا علاقائی دفاتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ فارم داخلہ کے لئے جوابی لفافہ ارسال کریں۔ کنٹرولر امتحانات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد یا علاقائی دفتر 3A/I نزد اسلام روڈ۔ گلبرگ لاہور۔ پہلے مرحلے میں اپریل ۱۹۷۹ء سے اقبالیات، اردو، دفتری اردو، انگریزی، غذا اور غذائیت کے کورس شروع ہونگے۔ فارم داخلہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ر مارچ ۱۹۷۹ء ہے۔ مزید تفصیلات "نوائے وقت" مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۷۹ء میں دیکھیں۔

(ناظر تعلیم)

P.A.F. کی مختلف برانچوں میں مستقل کمیشن

Maintanance Equipment برانچ میں ایسے امیدوار جن کی عمر ۵ر۹ر۷۹ء کو ۱۸ سے ۳۰ سال ہو۔ تعلیم بی۔اے اکنامکس، بی۔ایس سی۔ بی کام فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن (سائنس گریجوایٹس کو ترجیح دی جائے گی) اور Admn: and Special Duties برانچ میں بھی مذکورہ بالا عمر والے امیدوار جن کی تعلیم کم از کم بی۔اے فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن بی اے آنرز/ایم اے انگلش فرسٹ سیکنڈ ڈویژن والوں کو ترجیح دی جائیگی انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے۔ آخری تاریخ انٹرویو ۱۵ر۵ر۷۹ء ہے۔ قریب ترین P.A.F کے انفارمیشن اینڈ سلیکشن سنٹرز سے مزید تفصیلات حاصل کریں۔ ضروری کوائف کے لئے نوائے وقت مورخہ ۱۲/۲/۷۹ء ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ناصرات اور اطفال کا مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "مسلم بچوں کے سنہری کارنامے" کروایا گیا تھا جس میں منصفین کے فیصلہ کے مطابق

اول	عزیزم محمد جمیل الدین صاحب	کوٹلی آزاد کشمیر
دوم	" مہدی علی	دارالرحمت غربی ربوہ
سوم	عزیزہ نصرت ربانی صاحبہ	دارالصدر جنوبی ربوہ

قرار پائے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ اصحاب بہتر سے بہتر خدمات ملّیہ و دینیہ سرانجام دینے والے ہوں۔ (سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جامعہ پنجاب لاہور کا یہ اجلاس (منعقدہ ۱۱ر فروری ۱۹۷۹ء) اپنے محترم استاد چوہدری محمد علی صاحب (سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ) کی والدہ محترمہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن
جامعہ پنجاب لاہور

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم میاں خیر محمد صاحب	ڈیرہ غازیخان	۱۷—۰۰
۲۔ " میاں منور احمد صاحب و خالدہ منور صاحبہ	"	۲۲—۰۰
۳۔ جماعت احمدیہ چک نمبر ۵ احمد آباد ضلع بدین (سندھ)		۲۰—۰۰
۴۔ مکرم مخدوم محمد اجمل صاحب	میانی ضلع سرگودھا	۱۳۰—۰۰
۵۔ " شیخ انوار الحق صاحب	اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۱۳—۰۰
۶۔ " پرویز احمد صاحب	محمد آباد اسٹیٹ (سندھ)	۱۰—۰۰
۷۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ	بھاگووال ضلع سیالکوٹ	۵۰—۰۰
۸۔ مکرم محمد ارشد صاحب انیس	چک نمبر ۳۷ پنڈت والہ ضلع شیخوپورہ	۹۰—۰۰
۹۔ لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی ربوہ		۶۰—۰۰
۱۰۔ جماعت احمدیہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ		۵۰—۰۰
۱۱۔ محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ		۵۰—۰۰
۱۲۔ مکرم ملک محمد اکرم صاحب	محلہ دارالیمن ربوہ	۱۰—۰۰
۱۳۔ " غلام رسول صاحب	مورو (سندھ)	۲۵—۰۰
۱۴۔ " قریشی محمد خلیل صاحب	کھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ	۱۵—۰۰
۱۵۔ " شیخ سراج الحق صاحب و ممتاز بیگم صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۱۶۔ " مرزا محمد یوسف صاحب	بادامی باغ لاہور	۳۲—۰۰
۱۷۔ " پیر مبارک احمد صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۵—۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

شادیوال میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

جماعت احمدیہ شادیوال نے جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا۔ خدام اور اطفال نے مسجد کی صفائی اور تزئین کے کام میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جماعت کی طرف سے اس موقعہ پر ایک پلاؤ کی دیگ پکوا کر بیواؤں، یتیموں، مسکینوں اور بچوں میں بطور صدقہ تقسیم کی گئی۔ ۸ بجے بعد نماز عشاء یہ تقریب سعید شروع ہوئی اور ۱۱ بجے دعا پر ختم ہوئی۔ ابتداءً حافظ غلام محمد صاحب معلم نے تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ سنایا۔ دوران جلسہ طاہر احمد، عارف محمود، ماسٹر محمد قاسم صاحب نے وقفے وقفے سے نظمیں پڑھیں۔ خاکسار، مولوی محمد شفیع صاحب زعیم انصار اللہ، خالد احمد قائد خدام الاحمدیہ مقامی، چوہدری نور محمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور حافظ غلام محمد صاحب نے تقریریں کیں اور حضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(امیر جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات)

ولادت

مکرم بدرالدین صاحب آف کرونڈی (سندھ) کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی صالح زندگی دے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

(عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ کرونڈی ضلع خیرپور۔ سندھ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے وی پی

جن خریداران ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا چندہ ختم ہے ان کی خدمت میں ماہ فروری ۱۹۷۹ء کا رسالہ بذریعہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔

خریداران سے درخواست ہے کہ وہ وی پی وصول فرما کر حسب سابق رسالہ جاری رکھیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

فہرست صدقہ دہندگان برائے امداد مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم دسمبر ۷۸ء تا ۱۰ جنوری ۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۶۷۔ شیخ ابرار احمد صاحب	اوکاڑہ	۱۵—۰۰
۳۶۸۔ مسلم جنرل سٹور	〃	۱۰۰—۰۰
۳۶۹۔ شیخ فضل محمد اینڈ سنز	〃	۲۰—۰۰
۳۷۰۔ 〃 ریاض احمد صاحب	〃	۱۵—۰۰
۳۷۱۔ سلمہ مبارک صاحبہ بی اینڈ ٹی کالونی لاہور معرفت سلطانہ عزیز ربوہ		۵۰—۰۰
۳۷۲۔ جماعت احمدیہ چک بھرہ		۳۹—۰۰
۳۷۳۔ مسز فرخندہ اختر شاہ صاحبہ ربوہ		۲۰—۰۰
۳۷۴۔ ایم فضل الرحمن صاحب لطیف آباد حیدر آباد		۲۰—۰۰
۳۷۵۔ مقبول احمد صاحب بھٹی منڈی بہاؤالدین		۱۵—۰۰
۳۷۶۔ چوہدری رشید احمد صاحب وینکوور کینیڈا		۱۲۱—۶۵
۳۷۷۔ 〃 محمد حسین صاحب واہلیہ صاحبہ	〃 〃	۲۱۸—۷۷
۳۷۸۔ 〃 نصیر احمد صاحب	〃 〃	۲۰۲—۷۵
۳۷۹۔ 〃 مظفر محمود باجوہ صاحب	〃 〃	۱۶—۲۲
۳۸۰۔ محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ	〃 〃	۱۵۴—۰۹
۳۸۱ 〃 فرزانہ بیگم صاحبہ	〃 〃	۶۴—۸۸
۳۸۲۔ 〃 امینہ بیگم صاحبہ	〃 〃	۴۰—۵۵
۳۸۳۔ 〃 شاہدہ بیگم صاحبہ	〃 〃	۴۰—۵۵
۳۸۴۔ 〃 بشریٰ بیگم صاحبہ	〃 〃	۸۱—۱۰
۳۸۵۔ 〃 رفعت شاہین صاحبہ	〃 〃	۴۰—۵۵
۳۸۶۔ طارق محمود صاحب	〃 〃	۴۰—۵۵
۳۸۷۔ نسیم اختر بٹ صاحبہ	〃 〃	۴۰—۵۵
۳۸۸۔ چوہدری اختر احمد صاحب	〃 〃	۴۰—۵۵
۳۸۹۔ لجنہ اماء اللہ	〃 〃	۴۵۶—۱۶
۳۹۰۔ عزیزہ شبانہ نصر اللہ۔ رضوانہ نصر اللہ۔ رخسانہ نصر اللہ۔ عرفان نصر اللہ۔ رضوان نصر اللہ۔ الیاس نصر اللہ صاحبان۔	وینکوور کینیڈا	۱۶—۸۵
۳۹۱۔ نگہت انور صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۱۰—۰۰
۳۹۲۔ نعمت بی بی صاحبہ	〃	۱۰—۰۰
۳۹۳۔ چوہدری بشیر احمد صاحب مہار	مغلپورہ لاہور	۱۰۰—۰۰
۳۹۴۔ منور احمد صاحب جاوید	〃 〃	۴۰—۰۰
۳۹۵۔ بشیر احمد صاحب منجانب والدہ صاحبہ	نیلا گنبد 〃	۱۵—۰۰
۳۹۶۔ عبد القیوم صاحب	〃 〃	۲۰—۰۰
۳۹۷۔ ریاض العزیز صاحب مع بیگم صاحبہ	〃 〃	۶۰—۰۰
۳۹۸۔ والدہ صاحبہ چوہدری عبد الوحید سلیم صاحب	〃 〃	۱۰—۰۰
۳۹۹۔ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃	〃 〃	۱۰—۰۰
۴۰۰۔ حامد احمد خان صاحب	〃 〃	۱۰۰—۰۰
۴۰۱۔ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	سول لائن 〃	۱۰۰—۰۰
۴۰۲۔ بیگم صاحبہ محمد رشید صاحب	〃 〃	۱۰—۰۰
۴۰۳۔ بیگم این۔ ایم خان صاحب	〃 〃	۲۰—۰۰
۴۰۴۔ عزالہ طارق صاحبہ	〃 〃	۵۰—۰۰
۴۰۵۔ اعجاز احمد صاحب	〃 〃	۲۰۰—۰۰
۴۰۶۔ عطیہ رؤف صاحبہ	〃 〃	۵۰—۰۰
۴۰۷۔ نعمان احمد صاحب	〃 〃	۵۰—۰۰
۴۰۸۔ امۃ الحفیظ صاحبہ	〃 〃	۱۵—۰۰
۴۰۹۔ امۃ الباسط صاحبہ	سول لائن لاہور	۲۰—۰۰
۴۱۰۔ نوید احمد صاحب	〃 〃	۲۰—۰۰
۴۱۱۔ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبد الرب صاحب	〃 〃	۲۰—۰۰
۴۱۲۔ خلیل احمد صاحب	〃 〃	۵۰—۰۰
۴۱۳۔ امۃ الرحیم طیبہ صاحبہ دختر شیخ عبد الرحمن صاحب	〃 〃	۱۰—۰۰
۴۱۴۔ بشیر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ	نیلا گنبد 〃	۱۰—۰۰
۴۱۵۔ بیگم صاحبہ محمود احمد صاحب ناصر	〃 〃	۱۰—۰۰
۴۱۶۔ قاضی عبد الرشید صاحب	〃 〃	۱۰—۰۰
۴۱۷۔ عزیز فضل اللہ صاحب	سول لائن 〃	۱۰—۰۰
۴۱۸۔ امۃ الکریم سنوری صاحبہ	〃 〃	۱۰—۰۰
۴۱۹۔ محمد افضل صاحب چیمہ	مزنگ 〃	۱۰—۰۰
۴۲۰۔ حاجی محمود الٰہی صاحب	سمن آباد 〃	۱۰—۰۰
۴۲۱۔ امۃ الرشید باری صاحبہ	〃 〃	۳۰—۰۰
۴۲۲۔ بیگم صاحبہ حمید اللہ قریشی صاحبہ	〃 〃	۲۰—۰۰
۴۲۳۔ خان عزیز محمد خان صاحب	〃 〃	۱۰—۰۰
۴۲۴۔ ستارہ داؤد صاحبہ شیزان فیکٹری	〃 〃	۱۰—۰۰
۴۲۵۔ شفقت جاوید صاحبہ	〃 〃	۲۰—۰۰

(باقی)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام ممبرات لجنہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تقریر جو "ہمارے عقائد" کے نام سے شائع ہوئی ہے وہ لجنہ مرکزیہ کے امتحان کے نصاب میں شامل کی گئی ہے۔ یہ کتاب اجلاسوں میں سنائی جائے اور بہنیں خرید کر بھی پڑھیں۔

معیار اول کے نصاب میں جو دو نظمیں "قرآن کریم قصوں سے پاک ہے" اور "دلائل صداقت مسیح موعودؑ و تبلیغ عام" بالترتیب پاکٹ سائز در ثمین کے صفحہ ۷۳ اور ۸۰ پر موجود ہیں۔ "قرآن کریم قصوں سے پاک ہے" کے عنوان کے تحت جو نظم ہے اس کا پہلا شعر ہے ؎

ہے شکرِ ربِّ عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

اور "دلائل صداقت مسیح موعودؑ" کا پہلا شعر ہے ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

(نائب سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد یعقوب صاحب کمرونڈی کی والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں (عبد الشکور ربوہ مربی گوندی)

۲۔ خاکسار کا ایم۔ اے فائنل (پولیٹیکل سائنس) کا سالانہ امتحان ہو رہا ہے نیز دیگر متعدد احمدی طلباء و طالبات بھی سندھ یونیورسٹی کے مختلف امتحانوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ (مرزا مظفر احمد حیدر آباد سندھ)

۳۔ خاکسار کے لڑکے عزیزم عزیز نور کی جلسہ سالانہ کے بعد ۲۹ر دسمبر کو ربوہ میں بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ (ڈاکٹر دلدار احمد النور ہسپتال فیصل آباد)

۴۔ میری والدہ صاحبہ کو اعصابی درد دل کی تکلیف رہتی ہے۔ (سعید احمد صابر معلم وقف جدید سندھ)

۵۔ خاکسار ایف۔ ایس سی کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے (سلیم احمد شاہد محلہ دار النصر شرقی ربوہ)

۶۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی صحت خراب ہے کافی علاج کے باوجود کوئی فرق نہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ (فرحان علی فیصل آباد)

۷۔ میں بہت بیمار ہوں جسم اور کمر میں شدید درد رہتا ہے (سید عبد الحکیم ڈرگ کالونی کراچی ۲۵)

۸۔ ملک مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دالمیال بعارضہ قلب بیمار ہیں (حکیم بشیر احمد سیکرٹری بیت المال جہلم)

۹۔ میری بچی شیریں ثمر کچھ دنوں سے سخت علیل ہے (اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اعلان برائے امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

خواتین کی وصایا پر نظر ثانی کے نتیجہ میں بعض موصیات کو از سر نو وصیت کرنے کے بارہ میں لکھا جا رہا ہے۔

تمام موصیات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کی وصایا کی منظوری کی بنیاد وہ مالی قربانی تھی جو وصیت کرتے وقت انہوں نے پیش کی تھی۔ اگر بعد ازاں ان کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ یا آمد میں کوئی بھی تغیر ہو چکا ہو تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اب فوری طور پر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو اپنا پورا پتہ مع زوجیت / ولدیت و وصیت نمبر لکھ کر اس تغیر سے مطلع فرما دیں تا نظر ثانی کے وقت ان کی اس اطلاع کو مدنظر رکھا جائے۔

بصورت دیگر اگر باوجود کسی بھی تغیر یا تبدیلی کے اس کی اطلاع فوری طور پر دفتر وصیت کو نہ دی گئی تو بالکل ممکن ہے کہ بعد میں کسی وقت جب اُن کی وصایا میں نمایاں قربانی کا عنصر مفقود پایا جائے تو اُن کی وصایا کو کالعدم تصور کیا جائے۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے سیکرٹریان وصایا کے ذریعہ ہر موصیہ تک یہ اطلاع پہنچا دیں اور کوئی بھی موصیہ اس سے بے خبر نہ رہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اعلان

قادیان میں حمائل کی طرز پر قرآن کریم مع تحت اللفظ ترجمہ شائع ہوا تھا یہ ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے حاشیہ پر نہایت مفید تفسیری حواشی بھی دیئے گئے ہیں۔

اس حمائل کے دو تین نسخوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جن احباب کے پاس یہ حمائل اچھی حالت میں موجود ہو وہ براہ مہربانی فوری طور پر نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار شیخ مبارک احمد ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

حضور نے فرمایا اسی لئے تم نے آج میری توجہ اس طرف مبذول کی کہ ہم خدا کے فضل سے کسی ایسے مذہب سے تعلق نہیں رکھتے جس کا یہ عقیدہ ہو کہ چونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں اس لئے ان محدود اعمال کے نتیجہ میں وہ غیر محدود جزاء حاصل نہیں کر سکتا اور جب اس کے اعمال کا بدلہ اسے مل جاتا ہے تو پھر اسے دنیا میں نیک اعمال بجا لانے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میں بھی خدا کے فضل سے ہی جنت میں جاؤں گا نہ کہ اپنے اعمال کے نتیجہ میں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جن کی خاطر اس تمام کائنات کو پیدا کیا گیا اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کے مظہر اتم ہیں یہ فرماتے ہیں تو ہم بھلا کس طرح اپنے اعمال کے زور پر جنت حاصل کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جب انسان ابھی پیدا بھی نہیں ہوتا تو اسی وقت سے اس کے لئے بے شمار نعمتیں پیدا کر دی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ

اس کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی اور اُس میں یہ استعداد پیدا کی گئی ہے کہ وہ ہر چیز سے خدمت لے سکے۔ بارش کے قطروں کو گننا تو ممکن ہو سکتا ہے مگر خدا کے ان فضلوں کو انسان کے لئے گننا ناممکن ہے جو اس کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کے لئے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کی زندگی خود محدود ہے جو اپنے محدود اعمال کے ذریعہ غیر محدود جزاء حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ خود اس پر اپنا فضل نازل نہ فرمائے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہم خدا کے انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں اگر ہم ایسا کریں گے تو پھر ہم اپنی محدود زندگی کے باوجود اس کے غیر محدود انعامات کو محض اس کے فضلوں سے حاصل کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

۲۸ فروری ۱۹۷۹ء تک مجموعی و انفرادی بجٹ کو ۳/۵ تک پورا کر دیں

جیسا کہ امراء اضلاع اور احباب کو علم ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ گزرنے میں اب صرف چند دن باقی ہیں۔ امید ہے آپ نے وصولیوں کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیا ہوگا۔

۲۸ فروری ۱۹۷۹ء تک نہ صرف آپ اپنے ضلع کے مجموعی بجٹ کو ۳/۵ تک پورا کریں گے بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر وعدہ کنندہ سے کل وعدہ کا ۳/۵ وصول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ وصولی کی منظم کوشش کر کے بقایا بھی وصول کریں۔ مہربانی کر کے پوری سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کو میرے بھتیجے عزیزم عزیز احمد سلمہ اللہ ولد چوہدری شیر محمد صاحب آف پیرو چک ضلع سیالکوٹ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ برات کی واپسی سے قبل موضع ہرچند ضلع شیخوپورہ میں مکرم مولوی عبدالسلام صاحب صدر جماعت احمدیہ پیرو چک نے اس کے نکاح ہمراہ عزیزہ کلثوم بیگم سلمہا اللہ بنت چوہدری چراغ دین صاحب سکنہ موضع ہرچند بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر کا اعلان فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(سراج دین ڈوگر کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے اُن ٹھیکیداران سے ٹینڈر مطلوب ہیں جنہوں نے سال رواں کی اندراج و تجدید فیس جمع کرا دی ہے۔ ٹینڈر مورخہ ۲۵/۲/۷۹ بوقت ۱۲ بجے دوپہر وصول کئے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم بعوض مقررہ فیس (ناقابل واپسی) مورخہ ۲۴/۲/۷۹ تک ہیڈ کلرک سے لئے جا سکتے ہیں۔

دیگر تفصیلات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے دوران اوقات کار ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی یا تمام ٹینڈر مسترد کر دینے کا مجاز ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زرِ تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد
(۱)	تعمیر سڑک از اڈہ برکت والا تا فاضل کس سٹینڈ میل 0/5 تا 0/20 (گروپ III میل 20، 19 اور 18) ضلع میانوالی۔	11,00,000/-	22,000/-	8 ماہ

دستخط
مہتمم ہائی وے ڈویژن میانوالی

IPL. 825

بیماری کوئی بھی ہو

ایک ہفتہ کی دوا بطور نمونہ صرف تین روپیہ ڈاک خرچ پر مفت حاصل کریں۔

فضل عمر دواخانہ
گولبازار ربوہ